Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

خطبہ نمبر ۳

فی پرچہ ۱ر

المصلح

منگل

۳ر صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۳ ر اخاء ۱۳۳۲ ہش ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶۳

لنکا کے وزیر اعظم ڈڈلے سینانائیکے اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے

گورنر جنرل نے نقل و حمل اور تعمیرات کے وزیر سر جان کوٹلاوالا کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے

کولمبو ۱۲ اکتوبر۔ لنکا کے وزیر اعظم ڈڈلے سینانائیکے اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اب گورنر جنرل نے نقل و حمل اور تعمیرات کے وزیر سر جان کوٹلاوالا کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر سینانائیکے نے خرابی صحت کی بناء پر آج صبح گورنر جنرل کو اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ وہ تبدیلی آب و ہوا کے لئے کولمبو سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور پندرہ روز کے بعد اتوار کو ہی کل ہی واپس پہنچے تھے۔ اس دوران میں ان کے مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ایک ماہ قبل بھی انہوں نے خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہونے کا خیال ظاہر کیا تھا۔ لیکن ان کے ساتھی وزیروں نے انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ پارٹی کی قیادت سے دست بردار نہ ہوں۔ کل پھر تین وزیروں نے انہیں لمبی رخصت لینے اور آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن انہوں نے اس مرتبہ اس مشورے پر عمل کرنے کی بجائے مستعفی ہونے ہی کا فیصلہ کیا۔ مسٹر سینانائیکے کی عمر اس وقت ۴۱ سال ہے۔ وہ گذشتہ سال مارچ میں اپنے والد کی وفات پر وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔

مصر بہر حال علاقہ سویز سے برطانوی فوجوں کو نکالنے کا تہیہ کر چکا ہے (جنرل نجیب)

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے پھر اس اعلان کا اعادہ کیا ہے کہ مصر نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کو نکالنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ کل انہوں نے ایک بیان میں برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی کے لیڈروں کی تقریروں کا جواب دیتے ہوئے کہا اگر برطانیہ اپنی فوجی طاقت کو دگنا اور تگنا بھی کر دے۔ تو بھی مصر کی مرضی کے خلاف وہ نہر سویز کے علاقہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ حالات خواہ کچھ ہی ہوں اسے یہ علاقہ بہر حال خالی کرنا کرنا پڑے گا۔ بیان کے آخر میں انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ مصر جلد یا بدیر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

برطانیہ کے دفتر خارجہ نے کل مصری وزیر میجر صلاح سلیم کے اس بیان کی تردید کی کہ سویز کے مستقبل کے متعلق حالیہ مذاکرات میں حصہ لینے والا برطانوی وفد اپنے الفاظ سے پھر گیا ہے۔ قومی راہنمائی کے مصری وزیر میجر صلاح سلیم نے گزشتہ رات ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ برطانیہ کی ہٹ دھرمی کے باعث مذاکرات کی کامیابی کا رہا سہا امکان بھی ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برطانوی مصری مذاکرات میں تعطل کی وجہ یہ ہے۔ کہ برطانیہ اب پھر اس بات پر اصرار کر رہا ہے۔ کہ عرب ملکوں کے علاوہ اگر ترکی پر بھی حملہ ہو جائے۔ تو برطانوی فوجیں علاقہ سویز میں دوبارہ واپس آ سکیں گی میجر صلاح سلیم نے کہا کہ پہلے برطانوی وفد نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اگر پاکستان ایران اور ترکی پر کسی بیرونی طاقت نے حملہ کیا۔ تو علاقہ سویز کو دوبارہ استعمال کیا جا سکے گا مصر کے اس مطالبہ کے پیش نظر کہ عرب لیگ کے ممبر ممالک کے سوا اور کسی ملک کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔ برطانیہ نے اپنے مطالبے کو صرف ترکی تک محدود کر لیا۔ بعد میں سمجھوتہ کا امکان بڑھ گیا۔ لیکن جب جنرل سر رابرٹسن برطانوی دفتر خارجہ سے مشورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے۔ تو انہوں نے نہ صرف پھر ترکی کی شمولیت پر اصرار کیا۔ بلکہ یہ مطالبہ بھی داغ دیا۔ کہ جنگ چھڑنے کی صورت میں خواہ وہ کسی علاقے میں ہی کیوں نہ چھڑے۔ یہ علاقہ دوبارہ برطانیہ کے حوالے کر دیا جائے۔ میجر سلیم نے کہا۔ کہ برطانیہ تعلقات کو دوبارہ ۱۹۳۶ء کے منسوخ شدہ معاہدے کی نہج پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ ان حالات میں بخیر و خوبی کسی سمجھوتے پر پہنچنا قریباً ناممکن ہو گیا ہے۔

تہران ۱۲ اکتوبر۔ کویت سے آمدہ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ کویت میں عبداللہ مبارک نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے۔ کویت خلیج فارس میں برطانیہ کے زیر حفاظت ایک ریاست ہے۔

مغربی اقوام کو مارشل ٹیٹو کا انتباہ

بلغراد ۱۲ اکتوبر۔ مارشل ٹیٹو نے مغربی قوموں کو خبردار کیا ہے کہ اگر ٹریسٹ کے مستقبل کے بارے میں انہوں نے اپنا فیصلہ نہ بدلا۔ تو انہیں یوگوسلاویہ کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور دنیا کا امن خطرے میں پڑ جائے گا۔

صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکی تباہ کن جہاز ٹریسٹ کی بندرگاہ میں پہنچ گئے

بلغراد میں زبردست احتجاجی مظاہرے۔ "بڑی طاقتوں پر اعتماد کا جنازہ"

ٹریسٹ ۱۲ اکتوبر۔ تین امریکی تباہ کن ٹریسٹ کی بندرگاہ میں پہنچ گئے۔ نیز دو برطانوی جنگی جہاز بھی وہاں پہنچنے والے ہیں۔ ان جہازوں کے آنے کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ بی زون کے ساحل کے قریب کوئی قدم اٹھائے۔ تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اطالوی حلقوں کا کہنا ہے کہ چونکہ یوگوسلاویہ نے ٹریسٹ کی سرحد پر دو بکتر بند اور ایک پیدل ڈویژن کے علاوہ ٹریسٹ کے قریب پندرہ جنگی جہازوں کا بیڑا جمع کر رکھا ہے۔ لہٰذا اتحادیوں نے بھی احتیاط کے طور پر اپنے جنگی جہازوں کو طلب کر لیا ہے۔ کل بلغراد میں برطانیہ اور امریکہ کے اس فیصلے کے خلاف کہ "اے" زون کا نظم و نسق اٹلی کے حوالے کر دیا جائے۔ جگہ جگہ احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ جن میں یوگوسلاویہ کے لاکھوں باشندوں نے حصہ لیا۔ ایک مصنوعی جنازہ بھی نکالا گیا ہے تابوت پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ بڑی طاقتوں پر ہمارے اعتماد کا جنازہ ہے۔ علاوہ ازیں برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف اور فرانسیسی وزیر اعظم کے نام احتجاجی تار بھی روانہ کئے گئے۔

عرب ممالک کے فوجی حکام کی کانفرنس

قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ عربوں کے مشترکہ دفاعی معاہدے کے تحت جو فوجی مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کا قاہرہ میں اجلاس ہوا۔ کمیٹی تمام عرب ملکوں کے چیفس آف اسٹاف پر مشتمل ہے۔ اور مصر کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل محمد ابراہیم اس کے صدر ہیں۔ کل کے اجلاس میں معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں بعض فنی امور پر غور کیا گیا۔

برطانیہ کے نئے مستقل نمائندے

لندن ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ معاہدہ اوقیانوس اور بعض دیگر دفاعی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے امور کے برطانوی انچارج سر پیرسن ڈکسن کو آئندہ سال کے آغاز سے اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں برطانیہ کا مستقل نمائندہ مقرر کیا جائیگا۔ موجودہ نمائندے سر گلیڈون جیب کے متعلق توقع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ برطانوی سفیر مقیم پیرس کے فرائض سر انجام دیں گے۔ سر جیب کو سر اولیور ہاروے کی جگہ سفیر مقرر کیا جائیگا۔ جو اس سال کے آخر میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔

شمالی کوریا کی نئی تجویز

پوسان ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا نے چین سے مل کر ایک اور تجویز پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس سے قبل امریکہ اور کمیونسٹ نمائندوں کا ایک اجلاس پن من جوم میں ہونا چاہیئے۔

مصری برطانوی مذاکرات پھر شروع ہو گئے

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ نہر سویز کے مستقبل کے متعلق مصر اور برطانیہ کے درمیان غیر رسمی مذاکرات آج پھر شروع ہو گئے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اب بہت جلد پتہ لگ جائیگا۔ کہ یہ مذاکرات کس حد تک کامیاب رہیں گے۔

جنوبی کوریا کی فوجوں کو ہٹا لیا گیا

سیئول ۱۲ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنوبی کوریا کی بعض فوجوں کو جو بھارتی افواج کے ہیڈ کوارٹرز کے قریب ہی خیمہ زن تھیں اب وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے۔ اب اگر بھارتی فوجوں نے بھارتی کیمپ میں داخل ہونا بھی چاہا تو اسے دریائے ہجن کو عبور کرنا پڑے گا۔ جس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے حفاظتی دستے متعین ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۳ اخاء ھ ۱۳۳۲

پاکستان میں ۲۷ عیسائی مشنری

ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے ۱۲ اکتوبر کے شمارہ میں "قلم قتلے" کے زیرعنوان صلا۲ پر مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا ہے۔

"میاں مشتاق احمد گورمانی نے بتایا کہ پاکستان میں ۲۷ عیسائی مشنری کام کررہے ہیں اور انہیں غیر ملکیوں سے متعلقہ پاکستانی قواعد کی پابندی کرنی پڑتی ہے ذرا سوچیئے لادین امریکہ اور لادین انگلستان کی سرپرستی میں ۲۷ عیسائی مشنری پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن اسکے برعکس خود پاکستان میں مسلمان مبلغ کتنے ہیں۔ تلاش کیجئے شاید آپ کو ایک بھی نہ ملے۔

سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں"

گویا جیسا کہ بتایا گیا ہے پاکستان میں جو ایک تقریباً تمام مسلمانوں کا ملک ہے۔ اس میں مسلمانوں کو عیسائیت کی تبلیغ کرنے اور عیسائی بنانے کے لئے ۲۷ عیسائی مبلغ کام کررہے ہیں۔ اگر پاکستان کے مسلمانوں کی آبادی مثلاً ۷ کروڑ ہے۔ تو ہر لاکھ کے لئے ایک مشنری ہے۔ اور یہ مشنری کوئی ایسے ویسے لوگ نہیں۔ جو محض اپنے طور پر عیسائیت کی تبلیغ کررہے ہوں ایسا کام کرنے والوں کو بھی اگر شامل کیا جائے۔ تو ان کی تعداد کئی ہزار تک پہونچتی ہے۔ بلکہ یہ ۲۷ مشنری باقاعدہ منظم صورت میں کام کررہے ہیں۔ اور جیسا کہ نوٹ میں بتایا گیا ہے ان کی پشت پر امریکہ اور انگلستان کی حکومتیں ہیں حالانکہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ اور انگلستان کے لوگ نہ صرف عیسائیت سے بلکہ ہر قسم کے مذہب سے منحرف ہوچکے ہیں۔

بے شک امریکہ اور انگلستان کی حکومتیں عیسائی مشنریوں کی پشت پناہ ہیں۔ لیکن یہ تمام مشنری نہ تو عیسائیت کے ایک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی شاید حکومتیں ان کی مالی مدد کرتی ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض مشنریوں کا خرچ تو مختلف مشن ادا کرتے ہیں۔ جن کے ہیڈکوارٹر امریکہ، سکاٹ لینڈ، انگلینڈ یا دیگر مغربی ممالک میں ہیں۔ مگر ان کی شاخیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور بعض مشنریوں کا خرچ ان ممالک کے مخیر لوگ برداشت کرتے ہیں۔ جنہوں نے بڑے بڑے فنڈ اسی غرض کے لئے بنکوں میں جمع کئے ہوئے ہیں۔

الغرض یہ ۲۷ مشنری ایک بڑی تنظیم کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ اور یہ کہنا درست نہیں جیسا کہ ہمارے بعض بھولے بھالے لوگوں کا خیال ہوگا۔ کہ ان کا کچھ اثر نہیں ہورہا اگر آپ اندرون پاکستان کے عیسائی رسالوں اور امریکی برطانوی عیسائی اخباروں کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پاکستان کے مسلمان نہ صرف ان کی تبلیغ سے متاثر ہوئے ہیں بلکہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی مسلمانوں کے خاندانوں کے خاندان عیسائیت قبول کرچکے ہیں۔ اور کررہے ہیں۔ جس کی وجہ بے شک واقعی تبدیلی عقائد بھی ہوگی۔ مگر زیادہ تر اسکا آزادانہ اور بے خدشہ زندگی کا جذب سمجھا جاتا ہے۔ جو عیسائی معاشرہ میں پایا جاتا ہے۔

اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جو مسلمان عیسائیت قبول کرتے ہیں۔ وہ محض اپنی دنیاوی وجاہت سے قبول کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا خیال ہے کہ جس طرح لوگوں کے سامنے عیسائیت کو پیش کیا جاتا ہے۔ جب بعض مسلمان اس کا موازنہ اس طریق کار سے کرتے ہیں۔ جو ہمارے علمائے دین اسلام کی تبلیغ کے متعلق پیش کرتے ہیں۔ تو وہ قدرتی طور پر عیسائیت کے نرم اور صلح کل طریق کار سے متاثر ہوجاتے ہیں۔

اسکے علاوہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں خاصکر آجکل بے پناہ لٹریچر اسلام کے متعلق شائع ہورہا ہے۔ جس کا انداز اکثر یہ ہوتا ہے کہ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ اقوال کی تعریف کی جاتی ہے مگر کسی نہ کسی طرح ساتھ ہی یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام در اصل تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شروع میں اگرچہ دنیا پرست نہیں تھے۔ مگر بعد میں نعوذ باللہ دنیا پرستی ان پر غالب آگئی تھی۔ اور انہوں نے خدا پرستی کو حکمرانی حاصل کرنے کا محض ایک ذریعہ بنالیا تھا۔

اگرچہ یہ مستشرقین اور پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان زندگی آپ کے اخلاقی معیار کی انتہائی بلندی اور آپ کی اللہ تعالےٰ کے لئے فدائیت دیکھ کر پیچ وتاب کھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر وہ ہر ایسے واقعہ کو بیان کرنے کے بعد جس سے آپ کی شان کا مظاہرہ ہوتا ہے ایک آدھ فقرہ ایسا چست کردیتے ہیں۔ کہ جس سے ان کا مقصد اس واقعہ

کا اثر مطالعہ کرنے والوں کے دلوں سے زائل کرنا اور اسلام سے نفرت دلانا ہوتا ہے۔

اگرچہ اکثر لکھے پڑھے مسلمان ان کے اس طرز کلام کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ مگر تمام طبائع یکساں نہیں ہوتیں۔ ایسی باتوں کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور طبائع غیر پر قبول کرلیتی ہیں۔ اور گو وہ فوراً عیسائیت قبول نہ کریں۔ مگر یہ اثر ایسے لوگوں کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیتا۔

یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ممالک جن کو ہم لادینی سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ عیسائیت سے بیزار ہوچکے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف دوسرے ممالک کی طرح اسلامی ممالک میں مشنریوں کا جال پھیلا رکھا ہے۔ بلکہ اسلام سے بدظن کرنے کے لئے بے پناہ لٹریچر بھی شائع کررہے ہیں اور دنیا کے طول وعرض میں ہسپتال۔ مدرسے۔ کالج اور کئی اور اسی قسم کے خیر ادارے کھول رکھے ہیں۔

ہمارے فاضل مدیر "چٹان" تو ۲۷ مشنریوں کی تعداد دیکھ کر ہی حیرت زدہ ہیں۔ اگر وہ اس تمام زبردست مہم کا احتساب کریں۔ جو عیسائی ممالک نے پاکستان میں شروع کر رکھی ہے۔ تو نہ معلوم ان کی حیرت کی کیا انتہا ہو۔

باقی فاضل مدیر "چٹان" نے جو اظہار حسرت فرمایا ہے کہ خود پاکستان میں مسلمان مبلغ شاید ایک بھی نہیں۔ اس لحاظ سے خود مدیر چٹان کے خیال سے بھی کہیں زیادہ درست ہے کہ مسلمان مبلغ کہلانے والے تو یہاں ضرور موجود ہیں۔ مگر ان کا تصور تبلیغ اور طریق کار ایسا ہے جس سے مخالفین کو ہی تقویت پہنچتی ہے۔ اور جو اعتراضات انہوں نے اسلام کے خلاف ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ ان کی ہی تائید ہوتی ہے۔

سادہ زندگی

اسلام فطرۃً ایک سادگی پسند مذہب ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو بھی زندگی کے کسی ایک پہلو میں نہیں بلکہ تمام تر پہلوؤں میں سادگی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ محض اس لئے نہیں کہ اس سے فرد کی روحانی زندگی کو ہی تقویت پہونچتی ہے۔ اور روحانی مقاصد کا حصول اس کے لئے آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔ بلکہ دراصل اس سے فرد کی مادی اور ظاہری معیشت اور اقتصادیات کی حفاظت اور نگہداشت بھی مقصود ہے۔ جس کا لازمی اثر پہلے قوم اور پھر مجموعی طور پر ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت کے بہتر ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے

جو لوگ اسلام کی سادہ زندگی گزارنے کی تعلیم کی حکمتوں سے آگاہ نہیں یا فن معاشیات کے اعتبار سے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ وہ یہ اندازہ ہی نہیں کرسکتے کہ اسلام کی اس تعلیم میں ملک وقوم کے لئے کس قدر معاشی فوائد مضمر ہیں۔ اور اس پر عمل نہ ہونے سے کس طرح اقتصادی بے چینی اور اضطراب کا پیدا ہوجانا ممکن ہے۔

ہمارے ملک کی موجودہ معاشی حالت بھی آجکل جس نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ اسی چیز کا فقدان ہے۔ پرتکلف زندگی گزارنے کے لئے ہمارے ملک کا آدمی مجبور ہے کہ وہ غیر ملکوں سے آسائش وآرائش کا سامان منگوائے اور کثیر تعداد میں منگوائے اس لئے کہ یا تو وہ سامان اپنے ملک میں تیار ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا ہے تو وہ اس کے معیار نفاست پر پورا نہیں اترتا۔ لیکن اس سے واضح ہے کہ بحیثیت مجموعی ملک کو اس سامان کے درآمد کے لئے کس قدر زرمبادلہ صرف کرنا پڑے گا۔ جبکہ ہمارے ملک کے مخصوص تجارتی اور معاشی حالات کی وجہ سے ہمارے پاس برآمدی تجارت سے حاصل شدہ زرمبادلہ پہلے ہی بہت کم ہے۔ اور پھر جبکہ خاص طور پر ہمیں اپنے نوزائیدہ ملک کے لئے ابھی ایسے سامانوں کی ضرورت ہے۔ جس سے ہم خود اپنے ملک میں صنعتوں کو رواج دے سکیں۔ اگر ہم آسائش وآرائش کے سامان پر اپنی تمام دولت یا اس کا کثیر حصہ خرچ کردیں۔ تو لازماً ہمیں مشینری یا دوسری عام ضروریات کی اشیاء سے محروم ہونا پڑے گا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک میں صنعت ترقی نہیں کرے گی۔ روزگار اور کام نہیں نکلے گا۔ بیکاری اور افلاس بڑھے گا۔ اور پھر آخرکار جرائم کی نوعیت اور شدت بڑھتی اور ترقی کرتی چلی جائے گی

اور پھر اگر ہم کسی طرح ملکی مفاد کی خاطر اپنی درآمدی پالیسی کو بدل دیں۔ اور اس قدر تعیش اور آرائش کے سامانوں کو منگوانا بند کردیں۔ اور اسکے بجائے "کام کی چیزیں" منگوانا شروع کردیں۔ جس طرح کہ پچھلے دنوں حکومت نے اپنی نئی درآمدی پالیسی میں یہ طریق اختیار بھی کیا ہے۔ تو اس کا ایک اور اثر یہ ہوگا۔ کہ ملک میں ذخیرہ اندوزی اور چوربازاری بڑھ جائے گی۔ اور عوام پھر پسنے شروع ہوجائیں گے۔ اس لئے کہ ابھی تک ہمیں اپنی ضروریات کو محدود کرنے اور کم سے کم غیر ضروری سامانوں کے ساتھ زندگی گزارنے کی عادت پیدا نہیں ہوئی ہوگی۔ ہم مجبور ہوں گے کہ وہی سامان خریدیں۔ اس لئے بازار میں ایسی اشیا کی مانگ تو یقیناً بڑھ جائیگی اور جب مانگ بڑھ جائیگی اور چیز کم ہوگی تو ہمارے ملک کا تاجر اپنی سخت مجرمانہ ذہنیت سے اسی چیز کو بلیک مارکیٹ میں لے جائیگا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵)

خطبہ جمعہ

جب قرآن کریم کہتا ہے کہ حزب اللہ غالب ہوگا تو ہم کس طرح اسکے خلاف کہہ سکتے ہیں

ہمارا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم وہی کہتے ہیں جو قرآن کہتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۵۳ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں

دو قسم کی حکومتیں

ہوا کرتی ہیں۔ ایک عقل اور سمجھ سے کام لینے والی اور دوسری زور اور طاقت سے کام لینے والی۔ ہر زمانہ کے محاورے الگ الگ ہوتے ہیں۔ آج کل جو حکومت عقل اور سمجھ سے کام لے اسکو جمہوریت کہتے ہیں۔ اور جو حکومت زور اور تشدد اور طاقت سے کام لے اسکو ڈکٹیٹرشپ یا ہٹلرازم بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر نام خواہ کچھ ہو جب سے دنیا بنی ہے۔ یہ دونوں طاقتیں کام کرتی آرہی ہیں۔ حضرت آدم کے زمانہ سے یہ کام شروع ہوا۔ اور اب تک جاری ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ کے دو بیٹے تھے۔ ایک کی اللہ تعالےٰ نے قربانی قبول کر لی۔ اور دوسرے کی رد کر دی۔ ایک کے پیچھے اخلاص اور تقوےٰ تھا۔ اس لئے اُس کی قربانی قبول ہوئی۔ اور دوسرے کی قربانی کے پیچھے چونکہ اخلاص اور تقوےٰ نہیں تھا۔ اس لئے وہ رد ہوئی۔ اب دانائی تو یہ تھی کہ دوسرا شخص جس کی قربانی قبول نہیں ہوئی تھی۔ اپنے اندر

تقوےٰ۔ عجز اور انکسار

پیدا کرتا اور سمجھتا کہ اس کی قربانی خدا نے رد کی ہے۔ اس کے بھائی کی وجہ سے رد نہیں ہوئی۔ مگر وہ لٹھ لے کر اپنے بھائی کے پاس پہونچا اور کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا اگر یہ شخص عقل اور دانائی سے کام لیتا۔ اور خدا تعالےٰ سے معافی مانگتا۔ تو خدا تعالےٰ اس کی قربانی بھی قبول کر لیتا۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالےٰ سے معافی مانگتا۔ اس نے یہ سمجھا کہ اسکے بھائی کی وجہ سے اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ گویا جو خدا تعالےٰ کا فعل تھا وہ اس نے اس کی طرف منسوب کیا۔ مگر اُس کے بھائی نے دلیل والا طریق اختیار کیا۔ اور کہا کہ میں تجھے مارنے کی کوشش نہیں کروں گا قربانی قبول کرنا

خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

اگر تجھے اس بات پر غصہ آیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے تیری قربانی قبول کیوں نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میں تو اپنے آپ کو ایک عاجز بندہ سمجھتا ہوں۔ یہ فطرت پرانے زمانہ کی تھی اس وقت نہ ڈکٹیٹرشپ کے الفاظ تھے نہ جمہوریت کے مگر وہ روح موجود تھی جس سے یہ دونوں چیزیں پیدا ہوئی ہیں یہ روح جب سے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں یا دنیا پیدا ہوئی ہے متواتر چلی آرہی ہے۔

دنیا میں ایک طبقہ

ایسا چلا آیا ہے۔ جو ہمیشہ حق و انصاف کا قائل ہوتا ہے۔ اور دوسرا اپنے زور اور طاقت پر فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بہر حال ہم نے اپنی مرضی پوری کرنی ہے۔ اگر لوگ ہماری مرضی کے مطابق نہ چلیں گے۔ تو ہم حکومت جتھہ اور طاقت سے دوسروں کو سیدھا کر دیں گے۔ اور اپنی مرضی چلائیں گے۔ مشہور ہے کہ ایک بھیڑیا اور بکری کا بچہ ایک ندی پر پانی پی رہے تھے۔ بھیڑیا اُس طرف تھا جس طرف سے پانی آرہا تھا۔ بھیڑیے نے جب اس کا نرم نرم گوشت دیکھا تو اس کا جی چاہا کہ اسے کھا لے۔ چنانچہ اس نے غصہ سے اسے کہا کہ تم میرے پانی کو

گدلا کیوں کر رہے ہو

بکری کے بچہ نے کہا کہ حضور میں پانی گدلا نہیں کر رہا۔ کیونکہ پانی تو آپ کی طرف سے آرہا ہے۔ اس پر بھیڑیے نے اس کے زور سے تھپڑ مارا۔ اور یہ کہتے ہوئے اسے چیر پھاڑ دیا کہ کمبخت آگے سے جواب دیتا ہے۔ گویا پہلے اس نے ایک غلط دلیل دی۔ اور جب اسے اپنی غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو اُس نے دوسرا بہانہ بنا دیا کہ آگے سے جواب دیتا ہے اور اسے مار ڈالا۔ یہی حال احمدیت کے دشمنوں کا ہے جب ان کے سوالوں کا ہماری جماعت کے دوست جواب دیتے ہیں۔ تو

وہ شور مچا دیتے ہیں

کہ ہمیں اشتعال دلاتے ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا تو مولویوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار ان لوگوں سے کہا کہ میرا کیا قصور ہے۔ میں تو اسلام کی تعلیم ہی پیش کرتا ہوں۔ مگر مولوی اپنی مخالفت میں بڑھتے چلے گئے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے سارے ملک کا دورہ کیا۔ اور مولویوں سے کفر کا فتوےٰ لے کر شائع کروایا۔ جس میں آپ کو کافر۔ مرتد۔ دجال نمرود۔ شداد۔ فرعون اور ابلیس وغیرہ کہا گیا۔ پھر یہ بھی کہا گیا کہ ان کی عورتیں بھگا لینا جائز ہے۔ انکی اولاد ولد الزنا ہے۔ اور ان کو مسجدوں میں داخل ہونے دینا منع ہے۔ بلکہ قبرستانوں میں ان کو دفن کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ غرض جو کچھ ممکن تھا وہ انہوں نے کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ میں تو

اسلام کو زندہ کرنے کیلئے

آیا ہوں۔ تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ میں تمہارا کیا بگاڑتا ہوں۔ مگر اس پر بھی لوگ باز نہ آئے۔ اور وہ متواتر دس سال تک گالیاں دیتے چلے گئے۔ اس پر ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا کہ اس حدیث کے مطابق کہ ایک مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ مجھے کافر قرار دینے والے خود کافر ہو چکے ہیں۔ یہ سنکر مولویوں نے پھر شور مچایا۔ کہ ہم پر

کفر کے فتوے

لگائے جاتے ہیں۔ اور یہی شور اب تک مچایا جا رہا ہے۔ کوئی نہیں سوچتا کہ پہلے فتوے لگانے والے کون تھے۔ اور انہوں نے ہم کو کیا کچھ کہا۔ ہم نے تو اس کا ۱/۸ حصہ بھی کسی کو کچھ نہیں کہا۔ جس قدر کہ ان مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں کہا ہے۔ مگر پھر بھی یہ سیخ پا ہوئے جاتے ہیں۔ اگر ہم کو کافر۔ دجال۔ ملحد۔ ابلیس۔ شداد۔ فرعون اور ابوجہل وغیرہ کہنا ان کے لئے جائز ہو گیا تھا تو کیا ان کے ایسا کہنے سے اشتعال پیدا نہ ہوتا تھا؟۔ حقیقت یہی ہے کہ ان لوگوں کو

اپنی کثرت اور طاقت پر گھمنڈ

ہے۔ جیسے بھیڑیے نے بکری کے بچے کو کہا تھا کہ آگے سے جواب دیتا ہے۔ وہی سلوک ہمارے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ شورش کے دنوں میں میں نے کہا تھا کہ خدا ہمیں فتح دے گا۔ اس پر حکومت نے سکیورٹی ایکٹ کے ماتحت مجھے کہا کہ تمہاری زبان بندی کی جاتی ہے۔ کیونکہ تم نے اشتعال دلایا ہے۔ حالانکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کوئی مصلح ایسا نہیں ہوا جس نے اصلاح کا دعویٰ کیا ہو اور یہ کہا ہو کہ میں ہار دوں گا۔ ہر ایک نے یہی کہا ہے کہ میں جیتوں گا قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

اب کیا قرآن کریم نے اپنے ان الفاظ میں

(باقی صفحہ ۔۔)

غیر مسلموں کو اشتعال دلایا ہے۔ پھر ہمارا کیا قصور ہے۔ ہمارا یہی قصور ہے۔ کہ ہم نے خدا کی بات کہی۔ کہ ہم حزب اللہ ہیں اور سچے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ہم غالب آئیں گے۔

دنیا میں ہر شخص اپنے آپ کو ایماندار اور صالح قرار دیتا ہے۔ خواہ وہ جھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن ان لوگوں نے خود ہٹلر والا قانون اختیار کر رکھا ہے۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ کہ کسی ظالم سے ظالم حکومت نے بھی کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ کہو ہم ہار یں گے۔ اور ہم جھوٹے ہیں۔ جب قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ حزب اللہ غالب ہوگا۔ تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہار یں گے۔ یہ بات قطعی طور پر ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسا ہم اس وقت کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ ہم اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کریں۔ سو

ہمارا قصور

اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ قرآن کریم کے مطابق ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم غالب آئیں گے۔ لوگوں نے سختیاں و دوسرے ظلم ہم پر بھی کی ہیں۔ لیکن کسی کو یہ کہنے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ کہ تم کہو۔ کہ ہم جھوٹے ہیں۔ سو اگر خدا تعالیٰ نے اپنی جماعت کو کہا ہے۔ کہ تم جیتو گے۔ تو اس میں ہماری کیا غلطی ہے کہ ہم سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ گو کھلے لفظوں میں نہیں۔ لیکن مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ تم یہ نہ کہو۔ کہ ہم جیتیں گے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ ہم ہارنے والے ہیں۔ مگر ہم نے تو قرآن کی بات ماننی ہے لوگوں کی نہیں۔ قرآن کریم کے مطابق ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم حزب اللہ ہیں۔ اور ہم جیتیں گے۔ اور اگر یہ لوگ ہم سے کہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا اور رسول جھوٹے ہیں۔ تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹے ہیں۔

ہم تو وہی کہیں گے جو قرآن کہتا ہے

اور پھر یہ بھی غلط ہے۔ کہ اس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کسی کو اچھا لگے یا برا لگے۔ جو اس کو برا مناتا ہے۔ تو قرآن کریم کی آیت کو بدل دے۔ مگر جب تک قرآن کریم کی آیت موجود ہے۔ ہم یہی کہتے رہیں گے۔ کوئی ان مخالفوں سے تو پوچھے۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ہار یں گے۔ پس ہمارے حزب اللہ کے کہنے میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اگر اس سے ان کے دل جلتے ہیں۔ تو جلتے رہیں۔ خدا کے حکم ٹلا نہیں کرتے

حزب اللہ بہر حال جیتیں گے

اگر اس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ اعلان کر دیں۔ کہ وہ ہار یں گے۔ وہ دنیا میں نہیں پھیلیں گے۔ اور اگر وہ یہ کہہ بھی دیں۔ تو وہ دیانتدار نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حزب اللہ جیتا کرتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو حزب اللہ سمجھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ موجودہ حالات میں وہ حکام جو ان کی پیٹھ پر ہیں۔ وہ بھی بددیانت ہیں۔ وہ جن کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ وہ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ جیتیں گے۔ خدا کے حکم کو چھپانے والا مردود ہوتا ہے۔ پس ہم جیتیں گے۔ خواہ ہمارا ایسا کہنا کسی کو برے نظر آ لگے۔ اگر وہ دیانتدار ہیں۔ تو کہہ دیں۔ ۴۰

مظاہرہ ہوتا ہے ملاپ

۴۰ کہ وہ ہار یں گے۔ اور اگر وہ ایسا کہہ دیں۔ تو بے شک ہم ان کو دیانتدار سمجھ لیں گے

اس ہفتہ

ہم انشاء اللہ واپس جائیں گے

محمد آباد اور احمد آباد کے راستہ سے جائیں گے۔ کیونکہ اس طرف اکثر جماعتیں ہیں۔ منگل کے روز ہم بارہ بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے

نیک نمونہ تبلیغ کے لئے بہترین ہتھیار ہے

اپنے افعال سے اسلام اور احمدیت کی صداقت پیش کیجئے

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے منافقین کی یہ علامت قرار دی ہے۔ کہ وہ جو کہتے ہیں۔ اس پر خود عمل نہیں کرتے۔ اور تاریخ اُمم بتلاتی ہے۔ کہ مذہبی دنیا میں کسی قوم کی ہلاکت کا باعث یہی چیز ہوگئی۔ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی تلقین تو کرتی تھی۔ لیکن اپنے عمل سے لوگوں کو اس کی دعوت نہ دیتی تھی۔

ہمارا ایمان ہے۔ کہ احمدیت عین اسلام ہے۔ احمدیت کی غرض حقیقی مسلمان بنانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسلام ایک صداقت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو نازل کیا۔ وہ ہمیشہ رہنے والی صداقت ہے اور جماعت احمدیہ اسی کی اشاعت کرتی ہے۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ہم دنیا کے سامنے زبان سے نہیں۔ بلکہ اپنے اعمال سے اس پیغام کو پیش کریں۔ بجائے اس کے کہ اسلام کی صداقت کے دلائل ہماری زبان بیان کرے ہمارے افعال اس امر کی شہادت دیں۔ کہ اسلام کا ایک ایک حکم ہی فقط ذریعہ نجات ہے مکی زندگی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو کب تبلیغ کا موقعہ ملتا تھا۔ وہاں تو ابتداء میں نماز بھی چھپ چھپ کر ادا کی جاتی تھی۔ لیکن کردار کی بلندی کی یہ کتنی زبردست شہادت ہے۔ کہ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہتے ہیں۔ لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ۔ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ہم اس کو جھٹلاتے ہیں۔ جو آپ لائے ہیں۔ پس ہر مسلمان اور ہر احمدی کو یہ مقام پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ غیر یہ نہ کہہ سکے۔ کہ تو جھوٹا ہے وہ عقیدہ میں آپ سے متفق ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن وہ آپ کے کردار کی بلندی کی گواہی علیٰ رؤس الناس دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی زندگی کا مطالعہ کیجیئے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے علاقہ کے لئے ایک نورانی مشعل تھا۔ مذہب لوگوں کے قلوب پر حکومت کرتا ہے۔ اس کا قبضہ دلوں پر ہوتا ہے۔ اور قلوب کی کائنات کی تسخیر عمدہ نمونہ سے ہی ہو سکتی ہے۔

بھائیو! ہمیں یہ فکر ہوتی ہے کہ ہماری اولاد کی صحت عمدہ ہے یا نہیں۔ ہمیں ان کی اقتصادی حالت کی فکر ہوتی ہے۔ کہ ہمارے بعد یہ کھائیں گے کہاں سے۔ ہمیں یہ فکر ہوتی ہے کہ اسے افسروں سے ملنا جلنا آیا ہے یا نہیں۔ لیکن ہمیں یہ فکر کیوں نہیں ہوتی۔ کہ ہماری اولاد پر اسلامی رنگ غالب آیا ہے یا نہیں۔ ہم صحت کی فکر کرتے ہیں۔ اور یہ برا نہیں۔ لیکن کیا خوب اسی موقعہ پر کسی عربی شاعر نے ایک شعر کہا ہے۔ اس نے ایک شخص کو جسم کی تربیت کرتے ہوئے دیکھا۔ تو کہنے لگا۔

یا خادم الجسم کم تسعیٰ لخدمتہ
اتطلب الربح مما فیہ خسران

کہ اے جسم کے نوکر تو اس کی خدمت کے لئے کتنی کوشش کرتا ہے۔ اور اے تو اس سے نفع کی امید رکھتا ہے۔ جس میں سراسر گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے والدین کے لئے دعا ہوتی ہے۔ لوگ اسے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کتنے اچھے ماں باپ تھے۔ جنہوں نے بیٹے کی ایسی عمدہ تربیت کی ہے۔

پس بھائیو! ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ خدا کی سب سے بڑی نعمت یعنی احمدیت جو ہمیں نصیب ہوئی تھی۔ ہم نے اس نعمت سے کتنا حصہ اپنی اولاد کو دیا۔ جو چیز قیامت کے دن کام آئیگی۔ جب احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہوں گے۔ اس وقت سوائے نیکیوں کے کوئی چیز کام نہ آئیگی۔ اس دن کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یوم یفر المرء من اخیہ
وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ

اس دن بھائی بھائی کے کام نہ آئے گا۔ ماں بیٹے کے کسی کام نہ آئیگی۔ بیٹا ماں کی کچھ مدد نہ کر سکے گا۔ بیوی خاوند کی مدد نہ کر سکے گی۔ اور باپ بیٹوں کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے۔ اس دن اگر کوئی چیز کام آئے گی۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا تعلق ہے۔ وہاں زادِ راہ صرف تقویٰ ہے۔ اس کے لئے نیکیوں کی پونجی درکار ہے۔

پس بڑوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس دن ان کا جنازہ گھر سے نکلے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک احمدیت کا جنازہ بھی تو ان کے گھروں سے نہیں نکلے گا۔

پس ہمیں تبلیغ سے پہلے اپنی تربیت پر زور دینا چاہیئے۔ تبلیغ یعنی احمدیت کی اشاعت خدا نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اس نے فرمایا تھا۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ تازہ نشانات سے وہ اس مقصد کو پورا فرمائیگا۔ لیکن بھائیو! ہم پر اس پیغام کے حاملین کی وجہ سے ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کے نقش قدم کی پیروی۔

احمدیت کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ ہم سچے مسلمان بن جائیں۔ اور سچے مسلمان ہم اس وقت تک نہیں بن سکتے۔ جب تک ہم جو کہتے ہیں۔ اس پر خود عمل نہ کریں۔ اس وقت ہماری جماعت کو بحثوں اور مناظروں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ عمل اور تربیت کی ضرورت ہے۔ اور خدام بھائیو! وہ تمام خطبات پڑھ کر دیکھو۔ جو خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت ہمارے پیارے امام نے ارشاد فرمائے تھے۔ ان میں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض سچے مسلمان اور حقیقی احمدی بنانا فرمایا ہے۔

پس خدام کو آج کل نوجوانوں کو اصلاح پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے قرآن پاک۔ احادیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ۔ نماز باجماعت پر زور دیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ (مہتمم تربیت و اصلاح)

مجالس توجہ کریں

جیسا کہ مجالس کو معلوم ہے دفتر دوم کے وعدوں اور وصولی کا کام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کے سپرد کیا ہے۔ اس لئے اس کام کی تکمیل کے لئے مجالس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر "ناظم تحریک جدید" مقرر کریں۔ اور اپنی رپورٹ ہائے کارگذاری میں تحریک جدید کے متعلق بھی مکمل کارروائی سے دفتر کو اطلاعات بھجواتے رہیں اور "ناظم تحریک جدید" کا تقرر کر کے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔

(مہتمم تحریک جدید)

ولادت:۔ مکرم ملک آیت الرحمٰن صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۵۳ء لڑکی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انیسہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچی کے خادمہ دین اور صالحہ اور قانتہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا۔ میرا چھوٹا بھائی میاں بشیر احمد قریشی ڈسٹرکٹ سینیٹری انسپکٹر شیخوپورہ فسچولا (بھگندر) کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ [illegible] (لدھیانوی)

فریضۂ زکوٰۃ!

مالی سال رواں کے معطی حضرات کی پانچویں فہرست!

چوتھی فہرست کے شائع ہونے کے بعد مندرجہ ذیل احباب جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم جو ان کے نام کے سامنے درج ہیں بھجوائی ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
اللہ تعالےٰ ان سب کے اموال میں برکت دے۔ اور شرفِ قبولیت بخشے اور خدمت دین کا پہلے سے بھی زیادہ توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم اور ہدایت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور سینکڑوں مستحق اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے متعلق احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی مقامی جماعت یا فرد کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ زکوٰۃ کی رقوم اپنے طور پر خرچ کرے۔ بلکہ تمام رقوم امام وقت کی منظوری و ہدایت سے خرچ ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا روپیہ مرکز سلسلہ یعنی ربوہ میں بھجوایا جائے۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت خرچ ہو سکے۔

پس جن احباب اور بہنوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو۔ وہ اپنی رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو جنہوں نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے کوشش کی ہے اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کے اموال میں برکت دے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی جن پر زکوٰۃ تو فرض ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے۔ وہ اس وقت ادائیگی نہیں کر سکے۔ اس اہم رکن اسلام کی ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

ذیل میں ان افراد کی پانچویں فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے ماہ ستمبر میں زکوٰۃ ادا کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اس فہرست کی ایک نقل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں۔ بغرض دعا پیش کی گئی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات			رقم
۱	چودھری عبدالستار صاحب اسلامیہ پارک لاہور	.	.	۳
۲	نذیر الاسلام صاحب سکرٹری مال نرائن گنج بنگال	.	۱۰	۱
۳	شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری مال لائل پور	.	۹	۱۲۰
۴	میاں عظیم قادر صاحب سانگلاہل ضلع شیخوپورہ	.	.	۱۹
۵	شیر علی صاحب ولد بدر الدین صاحب ادرحہ ضلع سرگودھا	.	.	۱۸
۶	رحمت بی بی صاحبہ جوڑو سگھر ہیرا پور ضلع شیخوپورہ	.	.	۱۰
۷	ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب ابو حنیفی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	.	.	۱۰
۸	چوہدری غلام حسین صاحب گوہد پور ضلع سیالکوٹ	.	۴	۱۲
۹	ملک عطاء محمد صاحب پنج ند ضلع اٹک	.	.	۳۰
۱۰	عبدالعزیز صاحب سکرٹری مال چک پٹھا ضلع گوجرانوالہ	.	.	۱۰
۱۱	صوفی غلام محمد صاحب چک الف ۲۷۰ سندھ	.	.	۵۰
۱۲	قریشی محمد یوسف صاحب آف بڑیلی نرنی ضلع جہلم	.	.	۵۰
۱۳	ملک ظہور احمد صاحب بدین سندھ	.	.	۲۰۰
۱۴	ملک عبدالرحمٰن صاحب بدین سندھ	.	.	۲۵
۱۵	چوہدری فضل احمد صاحب سکرٹری مال بھلوال سرگودھا۔	.	.	۶
۱۶	نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب کراچی	.	.	۳
۱۷	رفیع الزماں صاحب بذریعہ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی	.	.	۴۰
۱۸	چوہدری محمد مستقیم صاحب سکرٹری مال علی پور مظفر گڑھ	.	.	۱۰
۱۹	سکرٹری صاحب مالی تخت ہزارہ سرگودھا	.	.	۴
۲۰	سیدہ امتہ الباسط بیگم صاحبہ ربوہ	.	.	۲
۲۱	ماسٹر حاکم علی صاحب سکرٹری مال اکاڑہ ضلع منٹگمری	.	۱۲	۳۴
۲۲	شیخ محمد اسلم صاحب بذریعہ شیخ محمد صادق صاحب قصور	.	.	۲۵
۲۳	اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد عثمان صاحب 〃 〃 〃	.	.	۱۰
۲۴	محمد دین صاحب بذریعہ ظفر اللہ خانصاحب نواب شاہ سندھ	.	.	۲۵۰
۲۵	محمد اسحٰق صاحب معرفت گلوب موٹر کمپنی ڈھاکہ	.	.	۱۰۰
۲۶	سید محمود شاہ صاحب سکرٹری مال ڈیرہ غازی خاں	.	.	۲۱
۲۷	شیخ فضل حسین صاحب عزیز کلاتھ ہاؤس لائل پور	.	.	۱۰۹
۲۸	قریشی افتخار علی صاحب بذریعہ عزیز محمد صاحب بہاول پور	.	.	۶۳
۲۹	حوالدار علی محمد صاحب بذریعہ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی	.	.	۴
۳۰	اہلیہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب 〃 〃 〃	.	.	۳
۳۱	ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب ابو حنیفی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	.	.	۱۰
۳۲	ڈاکٹر غلام قادر صاحب چک نمبر ۱۱۷ شیخوپورہ	.	۷	۹۸
۳۳	مبارک احمد صاحب چک نمبر ۳۸ ج ضلع سرگودھا	.	.	۶۰
۳۴	قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	.	.	۱۵
۳۵	نور جمال صاحب سکرٹری مال روڈہ ضلع سرگودھا	.	.	۲۰
۳۶	ڈاکٹر برکت علی صاحب فورٹ عباس بہاول پور	.	.	۳۰
۳۷	محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ	.	.	۱۸
۳۸	فقیر اللہ صاحب سکرٹری مال سلیریاں سیالکوٹ	.	۱۲	۳
۳۹	محمد اسحاق صاحب ڈھاکہ ایسٹ پاکستان	.	.	۱۰۰
۴۰	محمد داؤد صاحب ڈھاکہ ایسٹ پاکستان	.	.	۱۰۰
۴۱	بیگم صاحبہ میجر عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ شہر	.	.	۳۰
۴۲	اہلیہ صاحبہ میاں محمد الدین صاحب کالا گجراں جہلم	.	.	۲۰
۴۳	امتہ اللہ بیگم صاحبہ رنگ شاہی	.	.	۲۵
۴۴	امتہ العزیز شاہدہ صاحبہ ربوہ	۶	۲	۳
۴۵	قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	.	.	۵
۴۶	صلاح الدین ضیاء الدین بشیر الدین صاحبان وہاڑی منڈی	.	.	۵۰۰
۴۷	غلام بھیک صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	.	.	۵
۴۸	ٹھیکیدار الٰہ بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں حال ربوہ	.	.	۲۵
۴۹	محمد داؤد صاحب گلوب موٹر کمپنی ڈھاکہ ایسٹ پاکستان	.	.	۱۰۰
۵۰	شیخ عبدالواحد صاحب (واپسی قرضہ زکوٰۃ) ربوہ	.	.	۵

انصار رسالہ الفرقان کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ کا ماہنامہ "الفرقان" زیر ادارت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ و پرنسپل جامعۃ المبشرین احمد نگر ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔

یہ رسالہ اسلام کی خدمت بجا لانے کے لئے بہترین ہتھیار ہے۔ جس میں فضائل قرآن مجید بیان کئے جاتے ہیں غیر مسلموں یعنی آریوں عیسائیوں اور بہائیوں وغیرہ کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب دے کر انہیں اسلام کا اصل چہرہ دکھا کر دعوت اسلام دی جاتی ہے مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی اور تاریخی تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اور باشندگان پاکستان کو عربی زبان سکھانے کیلئے نہایت آسان اسباق و قواعد شائع کئے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر آسانی سے عربی زبان آجاتی ہے۔ جس کے متعلق اخبار صدق لکھنؤ کے ایڈیٹر جناب مولانا عبدالماجد صاحب بی اے دریا آبادی بھی۔ ایڈیٹر کے نام ایک خط کے ذریعہ۔ ان الفاظ میں معترف ہیں:-

"آپ کا رسالہ "الفرقان" جولائی نمبر پیش نظر ہے۔ اس میں عربی کے آسان اسباق کا نمبر بہت خوب ہے۔ مبتدیوں کے حق میں بہت مفید ہے"۔

اس کے علاوہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس قرآن کریم کے نوٹ بھی شائع کئے جانے کا التزام کیا گیا ہے۔

الغرض اس رسالہ کا مطالعہ ہر ایک احمدی کے لئے مناسب۔ مفید اور ضروری ہے۔ اس کی جس قدر توسیع و اشاعت ہوگی۔ اسی قدر اسلام کی حقانیت کو روز روشن کرنے کا بہترین ذریعہ ہوگا اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ اراکین انصار خود بھی اس رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی خریداری کی ترغیب و تحریص دلائیں۔ عہدیداران انصار کا اس رسالہ کی توسیع و اشاعت میں کوشاں رہنا۔ ایک بہترین خدمت متصور ہوگا۔ عہدیداران انصار اپنی ماہواری رپورٹوں میں بھی۔ جو توسیع و اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ تذکرہ کرتے رہیں۔ تا ان کی کوشش ریکارڈ ہوتی رہے۔

اس رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپیہ سالانہ ہے۔ جو یکمشت یا کم از کم ایک روپیہ ماہوار پیشگی اقساط سے بھی ادا کی جا سکتی ہے

(نوٹ) اس رسالہ کے متعلق جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر رسالہ الفرقان احمد نگر ربوہ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور اسلئے قائم کیگئی ہے کہ حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے اور مذہب اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرے ہمیں یقین کامل ہے۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مواعید کے مطابق جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیگی۔ اور دنیوی کوئی طاقت نہیں جو اسے اس بات سے روک سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعتوں کے ذریعہ بار بار اپنی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اور اس کی راہ سے بھٹکی ہوئی مخلوق کو پھر راہ مستقیم پر لانا مقصود ہوتا ہے تا اس کی مخلوق اس کے قرب میں آکر زیادہ سے زیادہ اس کی برکات اور ترقیوں کی وارث بن سکے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کو ابتداء میں سخت جانی و مالی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن یاد رہے اللہ تعالیٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہمارے مالوں کو قبض کر کے انبساط رزق مقصود ہے۔ اور یہ محض اس کا فضل ہے کہ ہمیں ایسے مواقع اس کی ذات عطا فرماتی ہے تا اس کی راہ میں ہم اپنے مال و جان پیش کر کے اس کی خوشنودی حاصل کریں پس کیا ہی خوش نصیب لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

آپ نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت اپنے پیارے امام سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے پس آپ کا فرض ہے کہ اپنا عہد پورا کریں جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور ہزاروں ہزار لوگ جو اپنے ضروری کاروبار کو چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف اڑھائی ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا کر دیں تاکہ جلسہ کے اخراجات کیلئے سہولت ہو سکے۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی اس سستی کی وجہ سے سلسلہ کو کافی بار برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے ملتمس ہوں کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے جلد سے جلد و باشرح ادا کرنے کی تحریک فرمائیں اور جو دوست اپنا چندہ باشرح ادا فرما دیں۔ انکے اسم وار فہرست معہ ضروری کوائف کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ایسے دوستوں کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی تحریک کی جاسکے۔

مہربانی کر کے اس اعلان کو بار بار جماعت کے دوستوں کو سناتے رہیں۔ اور اپنی جماعت کے محصل صاحبان کو تاکید فرمائیں۔ کہ افراد جماعت احمدیہ سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کیلئے پوری جدوجہد سے کام لیں

(ناظر بیت المال)

ٹنڈر برائے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ (دسمبر) ۱۹۵۳ء کے لئے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں خواہشمند حضرات مورخہ ۱۵ اکتوبر تک ٹنڈر بھجوا دیں۔ یا آکر بالمشافہ گفتگو کر لیں یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ سب سے کم ریٹ کا ٹنڈر ہی منظور کیا جائے۔

نمبر شمار	نام ٹھیکہ	مقدار
۱	ٹھیکہ انتظام نان بائیاں	۲۰۰ کس روزانہ
۲	" " باورچیاں	۲۰ " "
۳	" " آٹا گندھوائی	۱۰۰ " "
۴	" " پیڑے کروائی	۲۰ " "
۵	" " مانگیاں	۲۰ " "
۶	" " خاکروبان	۲۰ " "
۷	" " نصب کروائی تنور	۱۴۰ عدد
۸	ٹھیکہ انتظام پسائی آٹا	۱۸۰۰ من
۹	" " گوشت گائے	۲۵۰ "
۱۰	" " بکرا	۳۰ "
۱۱	" " گھی دیسی	۴۰ "
۱۲	" " لکڑی کیکر جنڈ	۲۰۰۰۰ "
۱۳	" " سبزی آلو ۵۰ شلجم	۱۵۰ من
۱۴	" " ظروف گلی	
۱۵	سپلائی گیس روشنی	

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

پنجاب کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

عبد الحامد بدایونی کا بیان

پنجاب کے حالیہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں حافظ خادم حسین اور مولانا عبد الحامد بدایونی کی شہادتیں قلمبند کی گئیں۔ مولانا بدایونی نے مسٹر سہروردی کی جرح پر کہا۔ کہ میں ۱۹۱۹ء میں خلافت میں شامل تھا۔ اور کانگرسی بھی تھا۔ میں نے شدھی اور سنگھٹن کو دیکھ کر ۱۹۲۲ء میں کانگرس کو چھوڑ دیا۔ اور جواب میں تبلیغی تحریک شروع کرائی۔ مولانا شوکت علی مرحوم کے گھر میں ۱۹۳۵ء میں قائد اعظم نے ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ جس میں تمام پارٹیوں کے مسلمان شریک تھے۔ میں بھی حاضر تھا۔ اس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ مسلم لیگ کی طرف سے عام انتخابات میں حصہ لیا جائے۔ ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ میں قائد اعظم سے ملاقات کے بعد شامل ہوگیا۔ اور وہاں مسلم لیگ کا کونسلر بھی رہا۔ یو۔پی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا بھی میں رکن تھا۔ ۱۹۴۴ء سے قبل علامہ اقبال نے ایک قرارداد پنجاب صوبہ مسلم لیگ میں منظور کرائی۔ کہ کوئی احمدی مسلم لیگ کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ لیگ کے آئین میں اس سلسلے میں مناسب اندراج بھی کر دیا گیا۔ ۱۹۴۴ء میں میں نے لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ میں بھی کوئی احمدی رکن نہ بنایا جائے۔ ہر ممبر اس کے حق میں تھا۔ اور اس پر چار گھنٹے تک بحث بھی ہوتی رہی۔ آخر کار قائد اعظم نے اپیل کی۔ کہ فی الوقت یہ قرارداد واپس لے لی جائے۔ میں نے ان کی ذاتی اپیل پر یہ ریزولیوشن واپس لے لیا۔ ۱۹۴۷ء میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ مقرر کئے گئے۔ اس کے خلاف مولانا عبد العلیم صدیقی اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے قائد اعظم سے ملاقات کی۔

سوال:۔ مولانا عبد العلیم صدیقی کون ہیں؟

جواب:۔ وہ تمام دنیا میں اسلامی مبلغ ہیں۔

مولانا بدایونی نے کہا۔ کہ میں جمیعۃ العلماء ہند کا ۱۹۲۲ء تک ممبر رہا ہوں۔ اب جمیعۃ العلمائے پاکستان سندھ کراچی کا صدر ہوں۔

سوال:۔ کیا تقسیم سے قبل ہندوستان میں جمیعت علمائے اسلام نام کا کوئی ادارہ تھا؟

جواب:۔ ہاں میں مگر اس کا رکن نہیں تھا۔ یہ ادارہ محض انتخابات کے لئے قائم ہوا تھا۔ تاکہ جمیعۃ العلمائے ہند کے اثر و رسوخ کا جواب ہو سکے۔ میں نہ تو جماعت احرار کا رکن رہا۔ نہ جماعت اسلامی کا۔ احراری تو ایک قوم کا نظریہ رکھتے ہیں۔ میں مسلم لیگی ہوں۔ میں دو قوموں کی تھیوری پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ مسٹر سہروردی کے جواب میں مولانا عبد الحامد بدایونی نے کہا۔ کہ تحریک ختم نبوت قطعی مذہبی تھی۔ اور اس کا مفاد پاکستان سے وابستہ تھا۔ کراچی میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس اس لئے طلب کی گئی تھی۔ کہ احمدیوں سے پاکستان کی تباہی اور سرکاری دفاتر میں ان کی موجودگی ملک کے لئے خطرہ کے مترادف تھی۔ ہر اہم جگہ ان کا تقرر ہو رہا تھا۔ آبادی کے تناسب سے زیادہ انہیں ملازمت ملتی تھی۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ تھے۔ مختلف دفاتر میں ان کا مذہبی پراپیگنڈا جاری تھا۔ اور اب وہ علی الاعلان پراپیگنڈا کر رہے تھے۔

کانفرنس میں مولانا احتشام الحق مسٹر ہاشم گزدر مولانا محمد یوسف کلکتوی جماعت اسلامی کے مولانا سلطان احمد صاحب اور مولانا عبد السلام باندوی نے تقریریں کیں۔ اور ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ راست اقدام غیر متشددانہ قدم ہے۔ اس میں یہ بات طے ہوئی تھی۔ کہ اب جب تک مطالبات منظور ہونے تک رضاکار گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے بنگلوں کے دروازوں پر بیٹھے رہیں گے۔ تشدد سے ہرگز کام نہ لیں گے

سوال:۔ اقدام کے ساتھ لفظ "راست" کیوں استعمال کیا گیا؟

جواب:۔ اس سے قبل ہم نے اپنے مطالبات پیش کئے تھے۔ اب ہم نے سوچا۔ کہ صحیح راستے پر قدم اٹھائیں گے مولانا نے کئی اخبار دکھائے جن میں انہوں نے اپیل کی تھی۔ کہ لوگ پرامن رہیں۔ علماء نے پاکستان کی تشکیل میں اہم پارٹ ادا کیا ہے۔ جمیعۃ العلمائے ہند اور علماء ندوہ مخالف تھے۔ مگر تقسیم ملک سے قبل ہی علماء احمدیت کے مخالف تھے۔ میں تو احمدیت کا سخت مخالف تھا۔

سوال:۔ آپ تقسیم ملک سے پہلے کیا کرتے تھے؟

جواب:۔ میں کچھ پیری مریدی کرتا تھا۔ کچھ زمین میرے پاس تھی۔ اور کچھ تجارت کرتا تھا۔

سوال:۔ کیا لوگ رقم کی صورت میں آپ کو نذرانہ دیتے تھے۔ تو آپ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے؟

جواب:۔ یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ میں نے ۱۹۴۸ء میں یہ محسوس کیا۔ کہ کوئی دیانتدار مسلمان بھارت میں اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے میں ۱۹۴۸ء میں پاکستان چلا آیا۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا۔ کہ بھارت سے پاکستان آنے کو میں ہجرت سمجھتا ہوں۔ مگر بھارت کے علمائے اسلام اسے مذہبی نقطۂ نظر سے ہجرت نہیں سمجھتے۔ اور اگر وہ مجھ سے اتفاق کرتے ہیں۔ تو انہیں منافقین کہنا چاہیئے۔ ایک سوال پر مولانا نے کہا کہ جو رقم میں بھارت سے لایا تھا۔ اس پر اب تک گذارہ کر رہا ہوں۔ کچھ کتابیں تصنیف کر کے گذارہ کرتا ہوں۔ مولانا بدایونی نے کہا۔ کہ میں دیوبندیوں کو کافر نہیں سمجھتا۔ مگر کچھ علماء ان کو کافر سمجھتے ہیں۔ ایک سوال پر کہ ایک بابی اور احمدی میں کیا فرق ہے۔ مولانا عبد الحامد نے کہا کہ مرزا غلام احمد نے مرزا محمد علی باب سے کچھ اصول اخذ کئے ہیں۔ بہائیوں اور بابیوں کا اختلاف تو مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں نبوت کے بارے میں احمدیوں بابیوں اور بہائیوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ بہائیوں کو شیعہ فرقے سے کوئی تعلق نہیں۔ عدالت نے بہائیوں احمدیوں اور بابیوں کے متعلق بہت سے سوالات مولانا عبد الحامد بدایونی سے کئے۔

سوال: کیا آپ نے لاہور میں ۱۹۵۲ء میں سیرت النبیؐ پر تقریر کی تھی؟

جواب: ہاں۔

سوال: کیا بہائی بارہ اماموں کو مانتے ہیں؟

جواب: مجھے معلوم نہیں۔

سوال: کیا بہائی اپنے آپ کو شیعہ سمجھتے ہیں؟

جواب: معلوم نہیں۔

سوال: اگر وہ اپنے آپ کو شیعہ سمجھتے ہیں اور شیعہ انہیں دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں کیا شیعہ ایسی صورت میں بہائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ احمدیوں کو اقلیت بنوانا چاہتے ہیں۔

جواب: شیعہ خود اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں

لاہور میں تقریر کرنے کے متعدد سوالات کا جواب مولانا نے "مجھے معلوم نہیں" کے الفاظ میں دیا۔

سوال: آپ نے تقریر کے لئے کیا معاوضہ لیا؟

جواب: چار سو روپے۔ اسی میں میرے سفر کا کرایہ اور اخراجات بھی تھے۔

سوال: آپ کو ۹۰۰ روپے نہیں ملے؟

جواب: ہرگز نہیں۔

سوال: آپ کو کس نے رقم دی؟ حافظ کفایت حسین کو کیا ملا؟

جواب: مجھے دن کے وقت رقم دی گئی مگر معلوم نہیں کس نے دی۔ حافظ کفایت حسین کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

سوال: کیا آپ انکم ٹیکس دیتے ہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: حضرت آدم کب زمین پر پھینکے گئے؟

جواب: مذہبی کتب میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں ہے۔ البتہ تاریخی تحقیقات سے پتہ چل سکتا ہے

ایک سوال پر مولانا نے کہا۔ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

سوال: کیا سورج اپنی جگہ پر قائم ہے؟

جواب: جی نہیں حرکت ہے۔ مولانا بدایونی نے کہا۔ کہ سبع سموات کا مطلب سات آسمان ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر فضل الٰہی کے پوچھنے پر گواہ نے کہا۔ کہ [illegible] گزشتہ [illegible] کو کراچی میں فساد ہوا تھا جس میں [illegible] ہوا تھا میں اس فساد میں شریک نہیں تھا۔ میں اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں گیا بلکہ سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کیا گیا تھا۔ میں نے کبھی اپنی تقریر میں یہ نہیں کہا۔ کہ اگر ہمارے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو خواجہ ناظم الدین مصر کے شاہ فاروق کا سا انجام دیکھیں گے۔

سوال: کیا [illegible] علی چشتی کے دعوت نامے کے ساتھ لاہور آنے کے لئے آپ کو تار دیکر [illegible] دو سو روپے نہیں ملے

جواب: جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ رقم … بھی

میں لاہور تک درجہ اول میں سفر کر کے آیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ محکمہ اسلامیات نے میرے ہوٹل کے اخراجات ادا کئے تھے یا نہیں بہرحال میں نے وہ رقم ادا نہیں کی تھی۔ سیرت النبیؐ کی تقریب کے سلسلے میں مجھے ہوٹل سے ایک ٹیکسی لینے آئی تھی۔ میں نے اس تقریر میں قطعی طور پر ختم نبوت کا ذکر نہیں کیا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مولانا اختر علی خان نے یہ یقین مجلس مشاورت میں دلایا تھا کہ پنجاب میں گرفتاریاں عمل میں نہیں آئیں گی۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کو میں نے لاہور میں تقریر کی تھی جس میں احمدیوں کے بعض اختلافات کو میں نے کفر اور اسلام کی جنگ سے تعبیر کیا تھا۔

سوال: کیا مولانا ابو الحسنات نے جلسہ میں کہا تھا کہ اس سلسلے میں جو آگے نہیں آئے گا۔ اس کی شفاعت نہیں ہوگی؟

جواب: اخبار میں یہ بات لکھی ہے مگر مجھے یاد نہیں۔ اگر مولانا ابو الحسنات نے کہا۔ تو درست کہا۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ رضاکار بعد رضاکار گرفتار کرتے جائیں۔ تاوقتیکہ چوہدری چوہدری محمد ظفر اللہ خان مستعفی نہ ہو جائیں۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل کے استفسار پر مولانا بدایونی نے بتایا کہ احمدی جماعت نے شدھی کے خلاف کوئی مہم چلائی تھی۔ ۱۹۲۳ء میں دہلی میں شدھی کے خلاف جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اور آگرہ میں بھی ہوئی تھی۔ اس میں میں بھی شریک تھا۔ لیکن شردھانند اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کی مصالحتی کانفرنس میں جو شرکت کی تھی۔ میں اس میں شریک نہیں ہوا تھا۔

سوال: کیا مسلم کانفرنس کا مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے لئے انتخاب جداگانہ ہو؟

جواب: [illegible] آپ کی معلومات سے بہتر تو [illegible] ہے۔

سوال: آپ نے بتایا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ کے آئین میں لکھا ہے۔ کہ احمدی مسلم لیگ کے رکن نہیں بن سکتے۔ آپ اپنی غلطی درست کریں کیونکہ پنجاب مسلم لیگ کے آئین میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے؟

جواب: اس معاملہ میں نہیں بلکہ آپ غلطی پر ہیں۔ میں نے پنجاب مسلم لیگ کا چھپا ہوا دستور دیکھا ہے۔ میں نے قائد اعظم سے آل انڈیا مسلم لیگ میں احمدیوں کی رکنیت کے خلاف بات کہا تھا۔ [illegible] مولانا عبد العلیم صدیقی [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کوئی کام نہیں کرنے دوں گا۔

قائد اعظم نے کہا تھا کہ جیسے کوئی مسلمان اپنی وکالت کسی غیر مسلم سے کرا سکتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں نے چوہدری ظفر اللہ خان کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے۔

سوال: کیا زمیندار اخبار کی اطلاع کے مطابق آپ نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اگر کوئی مدعی یا مسیح رسول اکرمؐ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا علاج بھی کیا جا سکیگا۔ اور یہ بھی نہ سمجھئے اگر کوئی مدعی نبوت کا دعویدار ہو۔ اور میرے اور تمہارے ہاتھ شل ہو جائیں۔ تو ختم المرسلین کی حفاظت وہی کریگا جس نے ختم النبیین کو بھیجا تھا۔

جواب: ہاں میں نے یہ الفاظ کہے تھے۔

سوال: ہاتھ شل ہو جانے سے تمہارا مطلب کیا ہے؟

جواب: میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک ہاتھوں میں طاقت ہے ہم وہ استعمال کرتے ہیں

سوال: ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء کے زمیندار میں یہ شائع ہوا تھا کہ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا تھا۔ آپ نے کہا کہ اگر ایسے بیٹھے ہوئے بہرے ..... ہم پر مسلط ہو سکتے ہیں تو قوم آپ کو گھسیٹ کر نیچے اتارنا بھی جانتی ہے؟

جواب: ہاں یہ میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد عدالت کی کارروائی اگلے روز پر ملتوی ہو گئی۔

مولانا بدایونی سے قبل عدالت میں حافظ خادم حسین کے بیان کی سماعت جاری رہی۔ کل کے اجلاس میں ان کا بیان مکمل نہیں ہو سکا۔ حافظ خادم حسین نے بتایا۔ کہ میں نے زمیندار کے ایڈیٹر یا منیجر سے پوچھا کہ مولانا اختر علی خان اور حکومت کے درمیان کیا سمجھوتہ ہوا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ وزیر مال مسٹر چٹھہ چیف سیکرٹری اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حافظ عبد المجید کا نام لیا گیا۔ اور مسٹر انور علی کراچی گئے تھے اور وہاں مسٹر [illegible] احکامات لے کر واپس آئے ہیں انہوں نے سیکرٹریٹ میں پریس کانفرنس طلب کی تھی جس میں مولانا اختر علی خان کو بھی مدعو کیا گیا تھا انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مولانا سے کہا گیا۔ کہ وہ یا تو مجلس عمل سے علیحدہ ہو جائیں ورنہ ان کا اخبار بند کر دیا جائے گا۔ اور انہیں جیل میں ڈال دیا جائیگا۔ اس پر مولانا مجلس عمل سے علیحدہ ہو کر روپوش ہو گئے۔ اس کے بعد مولانا ابو الحسنات کی قیامگاہ پر گئے۔ جہاں مولانا محمد بخش مسلم مولانا غلام دین اور دوسرے لوگوں سے ملاقات کی۔ اور انہیں بتایا کہ جن لیڈروں نے یہ تحریک شروع کی تھی سو اب ہمیں دھوکا دے رہے ہیں۔ کراچی میں علماء کی جو کانفرنس ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے حافظ خادم حسین نے کہا۔ کہ اس کانفرنس کے دوران میں ہم نے محسوس کیا۔ کہ دو شخصیتوں مولانا احتشام الحق اور مولانا مودودی کانفرنس میں حصہ لیتے۔ وہ تمام کو وزیر اعظم سے ملتے۔ ان دونوں کو یہ یقین تھا کہ علماء کا جو بورڈ بنایا جائیگا۔ اس میں ان کو شریک کر لیا جائیگا۔ گواہ نے بتایا۔ کہ جمعیۃ العلماء پاکستان ایسے بورڈ کے خلاف تھی اور اس کے متعلق اس نے ایک اختلافی نوٹ بھی دیا تھا مگر مولانا مودودی اور مولانا احتشام الحق اس بورڈ کے حامی تھے۔ اور ہمیں مجبور کر رہے تھے کہ اس تجویز کی مخالفت نہ کی جائے۔ گواہ نے اپنے بیان میں مزید بتایا۔ کہ ۲ جنوری کی نسبت دو بجے ایک جلسہ عام ہوا۔ جہاں احمدیوں کے مکانوں سے اس جلسے پر پتھر پھینکے گئے۔ اس پتھراؤ سے جلسے میں شرکت کرنے والے لوگ مشتعل ہو گئے مگر میں نے ان سے اپیل کی کہ وہ اس کا بدلہ لینے کی کوشش نہ کریں۔ انہوں نے کہا ۲۳ جنوری کو جو پانچ رضاکار کراچی بھیجے گئے تھے وہ ایک تجربہ تھا جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ میں نے لوگوں کو جو پُرامن رہنے کی اپیل کی تھی اس کا کچھ اثر بھی ہوا ہے یا نہیں۔

سوال: اگر ۴ فروری کو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا جاتا تو اس صورت میں آپ لوگ کیا کرتے؟

جواب: ہم رضاکاروں کو بھیجنا بند کر دیتے۔ اور لوگوں کو جمع نہ ہونے کی ہدایت کر دیتے۔ میرا اپنا خیال ہے۔ کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیتے تو کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہ ہوتی

اس موقع پر عدالت نے محسوس کیا کہ گواہ کے ہاتھ میں ایک اسکول کاپی ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ عدالت نے اس گواہ سے دریافت کیا کہ وہ اس کاپی کو دیکھ کر شہادت دے رہا ہے تو گواہ نے اس کا اقرار کیا۔ اور کہا کہ میں نے کل رات کچھ باتیں نوٹ بک میں لکھ لی تھیں جن کے حوالے سے وہ بیان دے رہا ہے گواہ نے یہ بھی بتایا کہ کل بھی اس نے اس کاپی کے حوالے سے بیان دیا تھا تو گواہ نے کہا کہ کل اس نے جو بیان دیا تھا وہ جن چیزوں کے حوالے سے دیا گیا تھا وہ اس نے بہت عرصہ پہلے جیل میں لکھی تھیں گواہ نے حکومت پنجاب کے وکیل کی جرح کے جواب میں بتایا۔ کہ ۲۸ فروری کو مولانا بدایونی نے مولانا ابو الحسنات کو ٹیلیفون پر اطلاع دی کہ وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے ہیں اور انہیں لاہور آنے کے لئے کہا ہے۔ اس کے بعد مجلس عمل کا ایک وفد کراچی روانہ ہوا۔ جب مجلس عمل کے وفد نے لاہور میں وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی تو اس سوال پر بحث ہوئی تھی۔ کہ کیا احمدیوں کے لاہوری فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلمان ہیں یا نہیں۔ وزیر اعظم کا خیال یہ تھا۔ کہ لاہوری فرقہ والے مسلمان ہیں۔ مگر مولانا ابو الحسنات کا خیال تھا کہ وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں گواہ نے کہا کہ مجھے مولانا اختر علی خان سے یہ معلوم ہوا تھا کہ پنجاب میں تحریک ختم نبوت

کے پہلے ڈکٹیٹر صاحبزادہ فیض الحسن مقرر ہوئے ہیں اور احرار رضاکاروں کے سالار مراج الدین مقرر ہوئے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے وکیل کی جرح کے دوران گواہ نے کہا۔ اب مجھے یاد آگیا ہے کہ لاہور کے جس جلسے پر احمدیوں نے پتھراؤ کیا تھا وہ وزیر اعظم کے لاہور آنے سے پہلے ہوا تھا۔ اور ہم نے یہ واقعہ وزیر اعظم کو بھی بتایا تھا۔ جب پتھراؤ ہوا۔ تو اس وقت مولانا محمد علی جالندھری تقریر کر رہے تھے۔ ان کی پوری تقریر احمدیوں کے خلاف تھی۔ اس واقعہ کے متعلق میں نے الفضل میں ایک خبر دیکھی تھی جس میں کہا گیا تھا۔ کہ جس شخص نے جلسے پر پتھر پھینکے تھے۔ وہ پاگل تھا۔ اور انہیں دنوں پاگل خانے سے واپس آیا تھا۔

گواہ سے عدالت کے رکن کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اگر مسلم لیگ اپنے ممبروں کو اس تحریک میں حصہ نہ لینے کی ہدایت کر دیتی۔ تو میں مسلم لیگ کو چھوڑ دیتا۔ گواہ نے کہا۔ کہ پنجاب مسلم لیگ کونسل نے ۲۶ جولائی کو جلسہ کرکے جلسوں میں اس تحریک کے متعلق جو قرارداد منظور کی تھی مجھے اس کا علم نہیں۔

سوال: آپ نے کہا ہے کہ اگر دفعہ ۱۴۴ نافذ ہو جاتی۔ تو راست اقدام شروع نہ ہوتا سول نافرمانی نہ ہوتی۔ مگر اس صورت میں مجلس نے راست اقدام شروع کرنے کا جوالٹی میٹم حکومت کو دیا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا۔ کہ یہ بھی دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے بعد ختم ہو جاتا۔

جواب: یقیناً

کیونکہ شروع سے ہی مجلس عمل کا خیال یہ تھا کہ قانون کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ مجلس عمل کا یہ فیصلہ تھا۔ کہ کسی صورت میں بھی سول نافرمانی نہیں کی جائے گی۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اور خریدار مجبوراً مہنگے داموں اسے خریدے گا۔ اگر عوام و خواص تک اس کا اثر پہنچا۔ تو پھر ایک انتشار پیدا ہوگا۔ اور حکومت مجبور ہو جائیگی۔ کہ لوگوں کی ضروریات کے لئے وہ ایسے سامان پھر باہر سے منگوانا شروع کرے۔ اور چونکہ زرِ مبادلہ ہمارے پاس محدود ہے۔ اس لئے لازماً دوسرے سامان جن سے ملک کی آئندہ صنعتیں ترقی کر سکتی ہیں۔ یا جو زیادہ ضرورت کی چیزیں ہیں۔ وہ منگوانی بند کرنی پڑیں گی۔ اور اس سے پھر اپنی ملکی اور قومی نقصانات کا چکر شروع ہو جائیگا۔ جس کا کسی قدر ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

یہ سب احتمالات صرف اس لئے ہیں۔ کہ ہمیں سادہ زندگی گذارنے کی عادت نہیں۔ اور ہم اسلام کی اس تعلیم بلکہ دراصل دوسرے مذاہب سے ایک نہایت نمایاں چیز اور طرۂ امتیاز کو بھول رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی ضروریات کو کم سے کم کر دیں۔ خوراک۔ لباس۔ آرائش اور زیبائش کے سامان اور اسی طرح دوسری استعمال کی چیزوں میں سادگی اختیار کریں۔ تو یقیناً یہ معاشی بحران کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ملک کے وزیر اعظم نے بھی پچھلے دنوں اپنی نشری تقریر میں اس طرف عوام کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ غیر ملکی مصنوعات سے ہاتھ اٹھا لیں۔ اور سادہ زندگی گذارنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی ضروریات کے لئے بھی اپنے ہی ملک کی اشیاء کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ وزیر اعظم کا یہ مشورہ بھی یقیناً اسی بنیاد پر ہے۔ اگر ہمارے عوام اس مشورہ کو قبول کریں۔ اور ان کو اس سے یاد آجائے۔ کہ دراصل اسلام نے ہی سادہ زندگی گذارنے کی تلقین کی ہے۔ اور وہ اپنی خوراک۔ لباس۔ آرائش و زیبائش اور تفریح وغیرہ ان تمام چیزوں میں سادگی اختیار کرنے پر آجائیں۔ اور ملکی و قومی مفاد کے لئے اپنی ضروریات کو محدود اور کم کرتے چلے جائیں۔ تو لازماً ہمارے ملک کے اقتصادی اضطراب کی شدت کم ہوتی جائیگی۔ اور ہم ملکی و قومی اقتصادیات کو مزید مضبوط کرکے آئندہ کے لئے اپنے فرد کے معاشی مستقبل کو بھی محفوظ کر سکیں گے۔

وزیر اعظم محمد علی کے نام نہرو کے دو خطوط

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم محمد علی کو کل لندن روانگی سے قبل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے دو خطوط ملے۔ یہ خطوط انہیں کل شام ۸ بجے کے بعد دیئے گئے۔

امریکی نائب وزیر اقتصادیات تھل میں

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ امریکہ کے نائب وزیر اقتصادیات نے آج پنجاب میں تھل کے علاقہ کا دورہ کیا۔ اور شام کو لاہور واپس پہنچ گئے۔

بمبئی میں مسٹر نہرو نوجوان کی طرف سے پنڈت نہرو کی کار روکنے کی کوشش

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ کل شام جب وزیر اعظم نہرو کی کار ایک سڑک سے گذر رہی تھی۔ تو ایک مرہٹہ نوجوان اوپر سے سڑک کے بیچ میں کود گیا۔ اور ہاتھ بلند کرکے اس نے نہرو کی کار روکنے کی کوشش کی نہرو کی موٹر آہستہ ہوگئی۔ اور اسی اثناء میں پولیس نے نوجوان کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں اس نوجوان نے بتایا۔ کہ وہ پنڈت نہرو سے بات کرکے اپنے ہاتھ سے انہیں ایک خط دینا چاہتا تھا۔

بھارت کو کشمیر میں پاکستانی فوج پر حملہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے
(نہرو کا اعلان)

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو نے کل یہاں کے جلسہ میں جو تقریر کی تھی آج اس کی اور تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ نہرو نے کہا کہ بھارت کو کشمیر میں پاکستانی فوجوں پر حملہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے پاکستان کو یہ پیشکش کی تھی۔ کہ دونوں ملک جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر دستخط کریں۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے۔ ہم کسی کے خلاف جنگ نہیں کرینگے لوگوں کے سامنے جنگ کی باتیں کرنے سے خواہ مخواہ جنگی بخار پیدا ہونے لگتا ہے۔ نہرو نے کہا کہ مہا سبھائی اور جن سنگھی اکھنڈ بھارت کا جو نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ خود بھارت کے مفاد کے منافی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ نعرہ بالکل احمقانہ ہے مہا سبھائی اور جن سنگھی اس کا ذرا کشمیر کو سامنے رکھ کر تو جائزہ لیں۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ پاکستان میں اسلامی آئین کا تذکرہ کرتے ہوئے نہرو نے کہا۔ کیا پاکستانیوں کو یہ خوف ہے کہ ان کے ملک میں مسلمانوں کو مناسب حیثیت یا درجہ حاصل نہیں ہے۔ اور یہ کہ ان کا درجہ بلند کرنے کے لئے اس قسم کے آئین کی ضرورت ہے؟ نہرو نے کہا۔ کہ بھارت میں تمام غیر ملکی مقبوضات کو اب بہت جلد ختم کر دیا جائے گا۔

بلغراد میں امریکہ و برطانیہ کے خلاف مظاہرے

بلغراد ۱۱ اکتوبر۔ آج دن بھر بلغراد میں برطانیہ اور امریکہ کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔ کہ یہ طاقتیں ٹریسٹ کا اے زون اٹلی کے سپرد کر دینگی۔ بلغراد میں کئی احتجاجی جلسے بھی ہوئے۔

امریکی سفیر متعینہ دہلی کا عزم کوریا

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ امریکی سفیر مقیم بھارت مسٹر جارج ایلن آج بذریعہ طیارہ کوریا روانہ ہو گئے جہاں وہ جنگی قیدیوں کے سلسلے میں تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لیں گے۔

نہرو کولمبو پلان کانفرنس کا افتتاح کرینگے

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو یہاں ۱۳ اکتوبر کو کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کا افتتاح کریں گے۔ اجلاس کی تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں گیارہ ممالک کے وزراء اس میں شرکت کے لئے دہلی پہنچ چکے ہیں۔

اٹلی کی فوج ٹریسٹ میں داخل ہوئی تو یوگوسلاویہ اس کا مقابلہ کریگا
مارشل ٹیٹو کا اعلان۔ ٹریسٹ کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائیگا

لیوز ۱۱ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے آج مقدونیہ میں ۲½ لاکھ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اٹلی کو خبردار کیا کہ اگر اس نے اپنی فوجوں کو ٹریسٹ کے متنازعہ علاقہ میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ تو یوگوسلاویہ کی فوجوں کو بھی اس علاقہ میں بھیجدیا جائیگا جو یہ علاقہ ٹریسٹ کا "زون بے" کہلاتا ہے۔ جسے برطانیہ اور امریکہ نے اٹلی کے نظم و نسق میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مارشل ٹیٹو نے مغربی ممالک میں اپنے لئے لفظ ڈکٹیٹر کے استعمال پر احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان مغربی ممالک کے لوگوں کو خود یوگوسلاویہ میں آکر دیکھنا چاہیئے کہ یہاں ٹیٹو کا حکم چلتا ہے یا عوام کا۔ ٹیٹو نے کہا۔ کہ صورت حال میں بہتر تبدیلی نہ ہوئی۔ تو وہ یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کر دیں گے۔ یوگوسلاویہ نے الزام لگایا ہے کہ اس کے علاقہ پر اطالیہ کے طیاروں نے پانچ مرتبہ پرواز کی ہے۔ لندن میں برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں نے بتایا۔ کہ ابھی تک انہوں نے ٹریسٹ کے زون اے کا نظم و نسق اٹلی کو منتقل کرنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے۔

وزیر اعظم نے ایک گھنٹہ تک دریائے سندھ کی سیر کی

سکھر ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم محمد علی نے آج سکھر بیراج کا دورہ کرتے ہوئے پورے ایک گھنٹے تک ایک موٹر لانچ پر دریائے سندھ کا گشت کیا۔ کشتی پر آپ کو سندھی گانے سنائے گئے۔

ڈاکٹر مصدق کے صاحبزادے کی گرفتاری

تہران ۱۱ اکتوبر۔ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کے صاحبزادے انجینئر احمد مصدق کو کل رات گرفتار کر لیا گیا۔ احمد اس سے پہلے سڑکوں کے وزیر تھے۔

وزیر خزانہ محمد علی کراچی سے دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چودھری محمد علی آج کراچی سے بذریعہ طیارہ دہلی پہنچ گئے جہاں آپ ۱۳ اکتوبر سے کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کرینگے مسٹر محمد علی بھارت کے وزیر مالیات مسٹر دیش مکھ سے پاکستان و بھارت کے مالی تنازعات پر بھی بات چیت کریں گے۔

سکھر ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے لاڑکانہ کے قریب چلتی گاڑی کے نیچے آکر [illegible]